مختصر تعارف و تلخیص ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘

ایک صاحب سوامی ساد ھو شوگن چندر جو تین چار سال تک ہندؤں کی کائستھ قوم کی اصلاح و خدمت کر رہے تھے۔ ۱۸۹۲ ؁ میں انہیں یہ خیال آیا کہ سب لوگوں کو اکھٹا کرنے کیلئے مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہو۔ اس نوعیت کا پہلا جلسہ اجمیر میں ہوا۔ ۱۸۹۶ ؁ میں دوسری کانفرنس لاہور منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔

اس مذہبی کانفرنس کی کمیٹی کے صدر ماسٹر درگاہ پرشاد اور چیف سیکریٹری چیف کورٹ لاہور کے پلیڈر لالہ دنھپت رائے تھے۔ کانفرنس ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ ؁ کو تجویز پائی چھ افراد موڈ ریٹر نامزد کئے گئے۔

۱۔ رائے بہادر بابو پرتول چند جج چیف کورٹ پنجاب ۲۔ خان بہادر شیخ خدا بخش جج سمال کاز کورٹ لاہور ۳۔ رائے پنڈت رادھا کشن کول پلیڈر چیف کورٹ ۴۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب طبیب شاہی ۵۔ رائے بھوانی داس ایم اے ایکسٹرا سیٹلمنٹ آفیسر جہلم ۶۔ سردار جواہر سنگھ ۔ سیکریٹری خالصہ کمیٹی لاہور

کمیٹی کی طرف سے مسلمانوں ، عیسائیوں اور آریہ صاحبان کو مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کیلئے انکے علمأ کو شرکت کی قسم دی۔ جلسۂ اعظم مذاہب ٹاؤن ہال لاہور میں ہوگا ۔ جس کی غرض یہ ہے کہ سچے مذہب کے کمالات اور خوبیاں ایک عام مجمع مہذبین میں ظاہر ہو کر اسکی محبت دِلوں میں بیٹھ جائے اور اسکے دلائل اور براہین کو لوگ سمجھ لیں اور ہر ایک مذہب کے بزرگ واعظ کو اپنے مذہب کی سچائیا ں دوسری کے دلوں میں بیٹھا دے۔ اور سننے والے دوسروں کی تقریر سے موازنہ کر سکیں اور حق کو قبول کر لیں۔ ہر قوم کا بزرگ واعظ جانتا ہے کہ اپنے مذہب کی سچائی کا اظہار فرض ہے۔ پس یہی اس جلسہ کی غرض ہے۔ مزید ترغیب کیلئے لکھا۔ ’’ کیا میں قبول کر سکتا ہوں کہ جو شخص دوسروں کو ایک مہلک بیماری میں خیال کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اسکی سلامتی مری دوا ہے اور بنی نوع کی ہمدردی کا دعویٰ بھی کرتا ہے وہ ایسے موقعہ میں جو غریب بیمار اسکو علاج کیلئے بلاتے ہیں وہ دانستہ پہلو تہی کرے ؟ میرا دل اس بات کیلئے تڑپ رہا ہے کہ یہ فیصلہ ہو جائے کہ کونسا مذہب درحقیقت سچائیوں اور صداقتوں سے بھرا ہواہے ۔ اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں جنکے ذریعے مَیں اپنے اس سچے جوش کو بیان کر سکوں۔‘‘

مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اس دعوت کو قبول کیا۔ کمیٹی کی طرف سے مقرّرہ پانچ سوالوں پر تقاریر کیں۔ مقّرر کو حتی الامکان اپنے بیان کو اپنی مذہبی مقدس کتاب تک محدود رکھنا تھا ۔ سوالات یہ تھے۔

۱۔انسان کی جسمانی ، اور اخلاقی اور رحانی حالتیں
۲۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ ۳۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے ؟ ۴ ۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دینا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے ؟ ۵۔ عِلم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

اس جلسہ میں سناتن دھرم ، ہندو ازم ، آریہ سماج ، فری تھنکر ، بر ہمو سماج ، تھیو سو فیکل سو سائٹی ، ریلیجن آف ہارمنی ، عیسائیت ، اسلام اور سکھ ازم کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ مجوزہ سوالات کا حقیقی اور مکمل جو اب مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی خوش الحانی سے پڑھی گئی تقریر تھی ۔ لوگ تحسین و آفریں کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ وجد اور مّحویت کا عالم طاری تھا ۔ طرزِ بیان دلچسپ اور ہر دلعزیز تھا ۔ اخبا ر سول ملٹری گزٹ لاہور نے اس مضمون کی اعلیٰ درجہ کی تعریف لکھی۔

یہ مضمون مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کا لکھا ہوا تھا۔ مقّررہ وقت دوگھنٹے میں مضمون پورا ختم نہ ہونے کے باعث جلسہ کا ایک دن ۲۹ دسمبر تک پڑا ۔ پورے ہندوستان کے اخبارات اس مضمون کی تعریف میں رطبُ اللِّسان تھے۔
غیراقوام اور غیرمذاہب والوں نے اس مضمون کو سب سے بالا تر مانا۔ اس مذہبی کانفرنس کے سیکریٹری دنھپت رائے اس تقریر سے متعلق ’’رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب ‘‘ (دھرم مہوتسو) میں لکھتے ہیں ۔

’’ پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا ۔ لیکن چونکہ بعد وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہوناتھا اسلئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا ۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد از جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہوگیا۔ اس وقت کوئی سات اور آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا مختلف مذاہب و ملّل اور مختلف سوسائیٹیوں کے متعدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے ۔ اگر چہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہائیت ہی وسعت کے ساتھ مہّیا کیا گیا لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا نہ بن پڑا ۔ اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا ء ، عمائدِ پنجاب،علما ء، فضلا ء،بیرسٹر ، وکیل ،پروفیسر ، اکسٹرا اسسٹنٹ ، ڈاکٹر، غرض کہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ اور ان لوگوں کے اسطرح جمع ہو جانے اور نہایت صبرو تحمّل کے ساتھ جوش سے برابر پانچ چار گھنٹہ اس وقت تقریر امالتا

ً تو شریکِ جلسہ نہ تھے لیکن خو انہوں نے اپنے ایک شاگردِ خاص جناب مولوی عبدً الکریم سیالکوٹی مضمون پڑھنے کیلئے بھیجے ہوئے تھے ۔اس مضمون کیلئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے لیکن حاضرینِ جلسہ کی منشاءکے مطابق تھا ۔ کیونکہ جب وقتِ مقررّہ کے گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم

ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی کاروائی ساڑھے چاربجے ختم ہو جانا تھی لیکن عام خواہش کو دیکھ کر کاروائی جلسہ ساڑھے پانچ بجے کے بعد تک جاری رکھنی پڑی کیونکہ یہ مضمون قریباً چار گھنٹہ میں ختم ہوا اور شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا‘‘
عجب بات یہ ہے کہ جلسہ کے انعقاد سے قبل ۲۱ دسمبر ۱۸۹۱ ؁ کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائیگا ۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اسکی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اسمیں قرآن ِ شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائیگا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور ربّ العالمین کی کتاب ہے ۔ اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اسمیں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اسمیں چمک اٹھے گا ۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفیسر اسکے پاتھ آجائیگی ۔ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف کے داغ سے مغزّہ ہے ۔ مجھے اس وقت بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کیلئے مجبور کیا ہے۔ تا وہ قرآنِ شریف کے حُسن و جمال کا شاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور نور سے نفرت رکھتے ہیں ۔ مجھے خدائے رحیم نےا لہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئیگا ۔ اور اسمیں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اسکو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائینگی اور ہر گز قادر نہیں ہونگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں ۔خواہ وہ عیسائی ہوں یا آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور کیونکہ خداتعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالِم کشف میں اسکے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اوراسکے چھونے سے اس محل میں سے ایک نورِ ساطعہ نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اسکی روشنی ہوئی ۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ خَرِبَت و خَیْبَرْ ۔ اسکی تعبیر ہے کہ اس محل سے مراد میرا دِل ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نورانی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے۔ اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرادیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کُھل جائیگا اور قرآنی

سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائیگی جب تک اپنا دائرہ پورا کرلے۔ پھر میں اسی کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنَّ اللہَ مَعَکَ اِنَّ اللہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَاَ قُمْتَ ۔ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمائتِ الٰہی کیلئے ایک استعارہ ہے۔ اب میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہوں کہ اپنا اپنا حرج بھی کرکے اس معارف کے سننےکیلئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آویں کہ انکی عقل اور ایمان کو اس سے وہ فائدے حاصل ہونگے کہ وہ گمان نہیں کرسکتے ہونگے۔

والسّلام علیٰ مَنِ التبع الہدیٰ۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۱ دسمبر ۱۸۹٦ ء

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۔ اخبار چودھویں (راولپنڈی)۔ اخبار ’’جنرل و گوہر آصفی کلکتہ نے سامعینِ جلسہ کی دِلی اور خاصی دلچسپی نیز مرزا صاحب کے اسلام کی حمائت و حفاظت کے ماہرانہ لیکچر کی تائید میں اظہارِ خیال کیا۔

یہ مضمون پہلے ’’رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب ‘‘ لاہور میں مِن و عَن شائع ہوا۔

اورجماعت احمدیہ کی طرف سے ’’ اسلامی اصول کی فلاسفی ‘‘ کے نام سے اُردو اور انگلش کے کئی ایڈیشن کے علاوہ اس کا ترجمہ فرانسیسی ، ڈچ ، سپینش، عربی ، جرمن وغیرہ زبانوں میں شائع ہو چکا ہے ۔

نوٹ:۔ ’’ اسلامی اصول کی فلاسفی ‘‘ کا موجودہ ایڈیشن اس مسّودہ کے مطابق ہے جسے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس جلسہ میں پڑھ کر سنایا تھا ۔ یہ مسّودہ خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے اور اس کے متعلق حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں۔

’’ حضرت منشی جلال الدین صاحب بلانومی اور حضرت پیر جی سراج الحق صاحب نعمانی دونوں کے ہاتھ کا نقل کردہ حضرت اقدس کا وہ مضمون جس پر سے مولوی عبدالکریم صاحب نے اُس جلسہ میں پڑھ کر سنایا تھا۔ آج تک میرے پاس محفوظ ہے مگر چونکہ اِس مقدس اور قیمتی امانت کی حفاظت کا حق ادا کرنے سے قاصر ہوں لہٰذا اسےقومی امانت سمجھ کر اسے صاحبزادی مرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد کرتا ہوں جو ایسے کاموں کے احق اور اہل ہیں تاکہ قائم ہونے والے قومی میوزیم میں رَکھ کر اسکو آنے والی نسلوں کے ایمان و ایقان کی مضبوطی و زیادتی اور عرفان میں ترقی کا ذریعہ بنا سکیں۔ ‘‘

فقط

عبدالرحمٰن قادیانی ۲۰ جولائی ۱۹۳٦ ء

اس کتا ب کا پہلا ایڈیشن جو جولائی ۱۹۰۵ ء میں مطبع ضیا ء ا لاسلام پریس قادیان میں طبع ہو کر شائع ہو تھا ۔ جلسہ مذاہب کی ایگزیکٹو کمیٹی رپورٹ (مطبوعہ

۱۸۹۷سنہ ء) کے مطابق ہے۔ اس کے علاوہ تین صفحات پر مشتمل ایک پُر معارف مضمون ہے۔ جو کمیٹی کی رپورٹ اور پہلے ایڈیشن میں کسی وجہ سے شامل ہونے سے رہ گیا تھا ۔

قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اصل مضمون کو سمجھنے کیلئے مکمل کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ جزاکم اللہ

تعارف کتاب ’’ اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ از بشارت احمد چیمہ ایم ۔اے

نائب قائد تعلیم ۔ یو کے